سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا سالگرہ یا برتھ ڈے منانا جائز ہے ؟ اور کیا ایسے پروگرامز میں شرکت درست ہے ۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت کے شرعی دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ سالگرہ منانا بدعت ہے، جو دین میں نیا کام ایجاد کر لیا گیا ہے شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور نہ ہی اس طرح کی دعوت قبول کرنی جائز ہے، کیونکہ اس میں شریک ہونا اور دعوت قبول کرنا بدعت کی تائید اور اسے ابھارنے کا باعث ہوگا ارشاد باری تعالی ہے :

أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم يأذن به الله [الشورى: 21]

''کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں ۔''

دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے :

ثم جعلناک علی شریعۃ من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذین لا یعلمون . إنهم لن یغنوا عنک من الله شیئاً وإن الظالمین بعضهم أولیاء بعض والله ولی المتقین [الجاثیة: 18-19]

پھر ہم نے آپ کو دین کی راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں، یہ لوگ ہر گز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آ سکتے کیونکہ ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ تعالی پرہیزگاروں کا کارساز ہے ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اتبعوا ما أنزل إلیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه أولیاء قلیلاً ما تذکرون [الاعراف: 3]

''اللہ تعالی کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو، اور اللہ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔''

اور صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

من عمل عملاً لیس علیه أمرنا فهو رد [مسلم]

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

ایسی تقریبات کا بدعت اور برائی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ میں ان کی کوئی اصل بھی نہیں ہے، بلکہ یہ تو یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ یہ تقریبات وہی مناتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کے طریقہ اور راہ پر چلنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"لتتبعن سنة من كان قبلكم حذو القذة بالقذة حتى لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه: قالوا يا رسول الله: اليهود والنصارى؟.. قال: فمن) أخرجاه في الصحيحين. ومعنى قوله "فمن" أي هم المعنيون بهذا الكلام وقال صلى الله عليه وسلم: "من تشبه بقوم فهو منهم" [بخاری مسلم]

"تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی اور اتباع کرو گے بالکل اسی طرح جس طرح جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے، حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ اور بل میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کون؟ کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اور کون ہو سکتے ہیں اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی اسلامیة: 1/115]

محدث فتویٰ کمیٹی